

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ما جاء في اكل الزيت

زیتون کے کھانے کا بیان

حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبدالرزاق عن معمر بن زید بن اسلم عن ابيه عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبدالرزاق عن معمر وكان عبدالرزاق يضطرب في رواية هذا الحديث فرما ذكر فيه عن عمر عن النبي ﷺ وربما رواه على الشك فقال احسبه عن عمر عن النبي ﷺ وربما قال عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبي ﷺ مرسلًا الخ ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیتون کھایا کرو اور زیتون کا تیل لگایا کرو بیٹھک وہ بہرکت درخت سے ہے۔

اس حدیث کو ہم عبدالرزاق سے جانتے ہیں جسے وہ معمر سے روایت کرتے ہیں لیکن عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں اضطراب کرتے ہیں کبھی حضرت عمر کے واسطے سے آپ کا ارشاد نقل کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے حضور سے روایت کی ہے اور بسا اوقات کہتے ہیں کہ یہ روایت زید بن اسلم سے ہے جسے وہ اپنے باپ سے مرسلًا

(بلا واسطہ) آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں یعنی اس روایت میں حضرت عمر کا ذکر نہیں کیا۔

عن ابی اسید قال قال النبی ﷺ کلو ا من الزيت وادھنوا به فانہ شجرة مبارکة۔

هذا حدیث غریب من هذا الوجه انما نعرفه من حدیث عبد اللہ بن عیسیٰ ترجمہ : ابو اسید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زیتون کھایا کرو اور اسکے تیل سے ماش کیا کرو پینچک یہ مبارک درخت ہے۔

یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے کہ ہم اسکو نہیں جانتے مگر صرف عبد اللہ بن عیسیٰ کی سند سے۔

اس باب میں زیتون کی فضیلت بیان فرماتے ہیں، قرآن کریم میں بھی اسکی فضیلت آئی ہے اور کتب سابقہ میں بھی اسکی فضیلت موجود ہے بائبل کی کتاب پیدائش، خروج، زبور اور یسعیاہ نبی کے صحیفوں میں اسکا ذکر آیا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے نصیحت ناموں (مراسلات) میں اکثر زیتون کی مثال دیتے تھے۔

زیتون کی تاریخ : زیتون ایک درخت ہے جو اکثر شام، فلسطین، ترکی، اٹلی، سپین، افریقہ اور الجزائر کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ تقریباً دنیا بھر میں تیل کی برآمد فرانس، یونان، سپین، اور ترکی سے ہوتی ہے اور وہاں اسکے بڑے بڑے کارخانے ہیں اور وہیں سے ہند ڈیوں کے ذریعہ دنیا بھر میں سپلائی ہوتا ہے۔ زیتون کے درخت کا قد تقریباً تین میٹر کے لگ بھگ ہوتا ہے اسکے پتے چمکدار اور پھل بیر کی مانند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی عمر تقریباً ایک ہزار سال تک ہوتی ہے، یہ چالیس سال کے بعد پھل دیتا ہے۔ تحقیقین نے لکھا ہے کہ زیتون کا درخت قدیم ترین درخت ہے جب طوفان نوح علیہ السلام ختم ہوا تو سب سے پہلے زمین پر نمودار ہونے والا درخت زیتون ہی کا تھا۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے کبوتر کے منہ میں زیتون کا پتہ دیکھا جسے انہوں نے کشتی میں چھوڑا تھا تاکہ آپ طوفان کے حالات پر نظر رکھیں اور بعض جگہوں میں پودے آگ آتے ہیں۔ تو سمجھا کہ طوفان ختم ہونے والا ہے، اسلئے لوگ اسکو امن کا درخت کہتے ہیں۔ فلسطین رہنمایا عرفات یا کوئی اور جب اقوام متحدہ میں اجلاس سے خطاب کرنے کیلئے گئے تھے تو انہوں نے خطاب میں سب سے پہلے یہ کہا تھا کہ میں آپ حضرات کیلئے زیتون کا تحفہ لایا ہوں۔

مطلب یہ تھا کہ میں امن کا پیغام لایا ہوں۔

زیتون کا طرق استعمال: زیتون عربوں کے ہاں آج تک مرغوب و محبوب چلا آ رہا ہے مختلف طریقوں سے اسکو استعمال کرتے ہیں روغن زیتون تو درکنار اسکے دانوں کو ناشتہ میں استعمال کرتے ہیں۔

زیتون کے فوائد و فضائل: زیتون کے فضائل کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھا اور اسکو استعمال کیا بلکہ اسکے استعمال کا حکم بھی دیا ہے کہ کلو الزیت کہ زیتون کھاؤ و ادھنوا بہ ماش کیلئے بھی استعمال کرو فانہ من شجرة مباركة کہ ایک بلہ کت درخت سے حاصل ہوا ہے۔ اور اسکی زیادہ پیدوار اراضی شام میں ہوتی تھی جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ بلہ کت سر زمین سے ہی تعلق ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم کی آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے انہا من شجرة مباركة زیتونة لا شرقية ولا غربية یکاد زیتها یضیی ولو لم تمسسه نار۔ ترجمہ: نہ مشرق کی طرف اور نہ مغرب کی طرف قریب ہے اسکا تیل کہ روشن ہو جائے اگر چہ نہ لگی ہو اسمیں آگ۔

رسول اکرم کا ارشاد گرامی ہے: کلو الزیت و ادھنوا بہ فان فیہ شفاء من سبعین

داء منها الجذام۔ زیت کھایا کریں اور اسکے تیل کو بدن پر استعمال کریں اسلئے کہ اسمیں ۷۰ بیماریوں کا علاج ہے جس میں جذام بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بات کی تاکید کیلئے اس درخت پر قسم بھی اٹھائی ہے، والتین والزیتون۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اس آیت کے ذیل میں بڑی عجیب و غریب تفصیلی بحث کی ہے اور اسکے عجیب و غریب اور نا آشنا فوائد ذکر کئے ہیں۔

فتح العزیز: شاہ صاحب نے اس تفسیر میں اقسام القرآن کی حکمتیں، علتیں بڑی خصوصیت سے بیان فرمائی ہیں یہ تفسیر اصل میں فارسی زبان میں لکھی گئی ہے، افغانستان اور دیگر ممالک کے فارسی سمجھنے والے لوگ اس سے براہ راست فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اب اسکا اردو زبان میں ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے لیکن یہ تفسیر مکمل طور پر موجود نہیں واللہ اعلم کہ کہاں ضائع ہو چکی ہے یا مکمل ہی نہیں ہو سکی ہے۔ صرف پارہ عم کی تفسیر اور سورۃ بقرہ کی تفسیر والا حصہ یعنی تین چار سپاروں کی تفسیر موجود ہے۔ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب دیکھے کہ وہ زیتون کے پتوں کو

ہاتھوں میں لئے ہوئے ہے تو اسکا مطلب (تعبیر) یہ ہے کہ اسکو سیدھی راہ نصیب ہوگئی۔

اتم لکن سیرین کے پاس ایک مریض آیا اور ان سے دریافت کیا کہ اسکو خواب میں لاوا یعنی دولا کھانے کو کہا گیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ اس سے مراد زیتون ہے کہ اس بارے میں لا شرقیة ولا غربیة فرمایا گیا ہے۔ یعنی دو دفعہ حرف لاء کا استعمال کیا گیا ہے قرآن مجید میں دیگر مقامات میں بھی اس کا ذکر ہے و شجرة تخرج من طور سیناء تنبت بالدهن و صبغ للکلین اور وہ درخت جو طور سینا میں آگتا ہے تیل بھی دیتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن بھی ہے سورہ عبس میں ہے کہ و زیتون و نخلا (زیتون اور کھجور کے درخت)

باطنی خصوصیات: شاہ صاحب نے زیتون کے ظاہر فوائد کے ساتھ ساتھ اسکے باطنی فوائد و خصوصیات بھی بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس سے جو تیل نکلتا ہے وہ کمال نورانیت اور چمک پیدا کرتا ہے اس باطنی خصوصیت کی وجہ سے یہ اہل کمال کیساتھ انتہائی مناسب ہے جس طرح کہ اہل کمال اپنی زندگی اور حیات کے پھل کو کوٹتے ہیں اور اس میں لطافت اور نرمی پیدا کرتے ہیں جس سے نورانیت اور روحانی روشنی پیدا ہوتی ہے اس طرح زیتون کا تیل بھی بالکل شفاف اور دھوئیں کی آلائشوں سے پاک ہوتا ہے اس وجہ سے اہل کمال کے ساتھ اسکی مناسبت آگئی۔

اسی طرح ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسکا تعلق اور مناسبت صاحبان فکر و نظر اور استدلال والوں کیساتھ ہے کیونکہ یہ حضرات معلومات کے احوال فکر کی قوت میں گلاتے ہیں۔ تاکہ روشنی پیدا کرے۔ اور اشیاء کی حقیقت معلوم کرنے میں روشنی کی طرح کام میں لائیں ایک باطنی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی مناسبت قرآن کے الفاظ کے ساتھ ہے جب اسکے معانی لفظوں سے نکالے جائیں تو حقائق الہیہ کے نور کی روشنی اس سے محسوس ہوتی ہے۔ بلکہ رسول اللہ فرماتے ہیں من ادهن الزيت لم یقر به شیطان۔ کہ جس نے زیتون بدن پر مل لیا تو شیطان اسکے قریب نہ آئے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ زیتون کا کوئی جزء بھی بے کار نہیں۔ اسکا تیل جلانے کا کام دیتا ہے اور خوراک و مالش میں بھی استعمال ہوتا ہے اسکے ذریعے کھالوں کو رنگا جاتا ہے

حتیٰ کہ اگر اسکو جلایا جائے تو اسکی راکھ بھی کام کی چیز ہے اسکے ذریعے ریشم کو جو کیڑوں سے حاصل کی جاتی ہے دھویا جاتا ہے، ڈاکٹروں نے اس کو بڑا موثر علاج قرار دیا ہے۔ قدیم و جدید اطباء اسکے مفید علاج پر متفق ہیں کہ زیتون یا اسیر، ناسور، فالج جیسے امراض کیلئے مفید ہے۔ اسکے استعمال سے جسم اور بال مضبوط ہو جاتے ہیں اور بڑھاپے کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ زیتون کا تیل ہر قسم کے زہر میں مفید ہے، پرانی خارش کو دور کرتا ہے، نمک ملا کر آتش زدہ مقام پر لگانے سے پھوڑا ابلنے نہیں دیتا۔

مسوڑوں پر ملنے سے مسوڑے مضبوط ہو جاتے ہیں اور سرخ زیتون کے تیل سے چہرے کی رنگت نکھر جاتی ہے قدیم اطباء کا کہنا ہے کہ زیتون کا تیل گنجدے پن اور چچک زدہ مقام کے داغ ختم کرنے کیلئے مفید ہے، جدید تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ زیتون فالج، عرق النساء جوڑوں کے درد اور کمزوری کے جملہ امراض کیلئے مفید ہے حتیٰ کہ تپ دق، جذام، دمہ، زکام اور نکسیر وغیرہ میں بھی مفید ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے اطباء نے کہ زیتون اور اسکے پتوں کا رس نکالا جائے اور پھر اسکو آگ پر اتنا پکایا جائے کہ وہ شمد کی طرح گاڑھا ہو جائے اور پھر اسکو کیڑے والے دانت پر لگایا جائے تو دانت کا کیڑا ختم ہو جائے گا اور اگر اس سے کلی کی جائے تو منہ میں جو زخم اور داغ ہیں ختم ہو جانے میں مفید ہیں۔ اور اگر اس گاڑھے زیتون میں سپرٹ ملا کر گنجدے سر پر لگایا جائے تو ان شاء اللہ بال نکل آئیں گے۔ اور اگر اسکو مسلسل چچک اور دیگر پھنسیوں کے داغوں پر لگایا جائے تو مفید ثابت ہوگا۔

جدید تحقیقات : قدیم اطباء کے علاوہ موجودہ دور کے ڈاکٹر اور سائنسدان بھی اسکی افادیت کے قائل ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی تحقیقات میں یہ بات درج ہے کہ زیتون ایک موثر دوائی ہے اور اسکے ساتھ اسکو بطور غذا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ گردوں کے امراض جس میں نائٹروجن والی غذائیں دینا مضر ہے وہاں زیتون عمدہ غذا کا فائدہ دیتا ہے۔ آنٹوں کے جلن کو کم کر دیتا ہے جو جگہ جل رہی ہو وہاں پر لگانے سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔ جس شخص کے مرارہ میں پتھری ہو یا پتہ میں دونوں حالتوں میں استعمال کرنا مفید اور موثر ہے۔ قدیم اطباء مریضوں کو ڈیڑھ پاؤنڈ زانہ پلا لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات پتھریاں بھی نکل جاتی تھی۔

هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبدالرزاق عن معمر وكان عبدالرزاق يضطرب في رواية هذا الحديث الخ امام ترمذی اس عبارت سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے اس لئے کہ عبدالرزاق اس روایت کو کبھی مرفوع منبذ کر کرتے ہیں اور کبھی مرسل روایت کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس روایت کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

اضطراب کی اقسام: حدیث میں اضطراب دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک سند کی وجہ سے اضطراب پیدا ہو جاتا ہے اور دوسرا متن میں اضطراب آتا ہے۔

مضطرب السند: وہ روایت جسکے سند میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ احادیث میں اکثر یہی صورت پیش آتی ہے۔

مضطرب المتن: وہ روایت جسکے متن میں اضطراب پیدا ہو جائے۔

حکم اضطراب: چونکہ یہ اضطراب راوی کے حافظ کمزور ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اسلئے ایسی حدیث ناقابل استدلال شمار ہوئی۔

لیکن جب وجہ اضطراب ختم ہو جائے تو بات اپنی جگہ برقرار اور قابل حجت رہتی ہے۔ یا تو حدیث مختلف طرق سے مروی ہو اور تمام طرق آپس میں مضطرب ہوں مگر ایک جانب کو کسی وجہ سے ترجیح دی جائے تو یہ طریق راجح اور دیگر مرجوح ہو جاتے ہیں تو اسکو اضطراب نہیں کیا جاسکتا۔ اس روایت میں اضطراب فی السند ہے متن میں کوئی اضطراب نہیں۔ امام ترمذی نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ شامل میں بھی نقل کیا ہے۔

روایت ہذا میں اضطراب اس طرح ہے کہ عبدالرزاق کبھی یقین سے عن عمر بن خطاب عن النبی ﷺ سے ذکر کرتے ہیں اور کبھی گمان اور شک کے ساتھ احسبہ عن عمر عن النبی ﷺ تو گویا کہ عبدالرزاق اس حدیث کو منبذ کر کرنے میں کبھی یقین کے ساتھ عن عمر کہتا ہے اور کبھی گمان کے ساتھ کہتا ہے اور کبھی مرسل ذکر کرتا ہے کہ عن زید بن اسلم عن ابيه عن النبی ﷺ اسلئے کہ زید کے باپ اسلم کی حضور ﷺ کے ساتھ ملاقات ثابت نہیں

اسلم حضرت عمرؓ کے خاص شاگرد اور خادم ہیں۔ تو حضرت اسلم نے عن النبی ﷺ کہا یعنی درمیان میں حضرت عمرؓ کے واسطے کا ذکر نہیں ملتا۔

(لیکن اس اضطراب کے باوجود حاکم نے اس روایت کو نقل کر کے فرمایا ہے کہ صحیح علی شرط الشیخین کہ یہ روایت امام بخاریؒ اور مسلمؒ کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

وبہ قال حدثنا محمود بن غیلان عن عبداللہ بن عیسیٰ عن رجل یقال لہ عطاء من اهل الشام الخ اس روایت میں عن رجل کا ذکر ہے گویا کہ اسکے احوال معلوم نہیں بلکہ شک کی بناء پر کہتا ہے کہ گویا کہ اسکو عطا کہا جاتا ہے اور اسکا تعلق شام سے ہے۔ مگر اس روایت کے بارے میں بھی امام حاکم کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد ہے یعنی اسکی سند صحیح ہے۔

باب ما جاء فی الاکل مع المملوک خادم اور غلام کو اپنے ساتھ کھانا کھلانے کا بیان

حدثنا نصر بن علی ثنا سفیان عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابیہ عن ابی ہریرۃ یخبرہم بذلك عن النبی ﷺ قال اذ کفاحدکم خادمہ طعامہ حرہ و دخانہ فلیاخذ ببیدہ فلیقعده معہ فان ابی فلیاخذ لقمۃ فلیطعمہ ایامہا هذا حدیث حسن صحیح و ابو خالد والد اسماعیل اسمہ سعد۔

ترجمہ: ”نصر بن علی سفیان سے اور سفیان اسماعیل سے اور اسماعیل ابو خالد اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم تمہارے لئے کھانا تیار کرے اسکی گرمی اور دھوئیں سے تمہیں سچا کر خود برداشت کرتا ہے تو اسکو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھا دو اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لیکر اسے خود کھلا دیا کرو“

ابو خالد اسماعیل کے والد ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ انکا نام سعد ہے جبکہ بعض نے ہرمز

اور بعض یا کثیر بھی ذکر کیا ہے۔

اس باب میں یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ کھانے وغیرہ میں اپنے غلام اور نوکر، خادم کو بھی اپنے ساتھ شریک کرنا چاہیے، اسلام اس ثقافت کو پسند نہیں کرتا کہ یہ خان ہے اور نواب زمیندار ہے خادم نوکر ہے یا غریب و فقیر یا دہقان و کسان ہے اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ نوکر اور مالک کو بھی برابر رکھتا ہے۔ یہ ہے درحقیقت انسانیت کا احترام۔

نام نہاد سوشلزم اور کمیونزم والے بے ہودہ اور بے اصل دعوے کرتے ہیں یہ لوگ کسان مزدور کو کیادیں گے، اسلام نے تو مزدور اور آقا کو معاشرتی آداب میں برابر کر دیا ہے۔

دنیا کے سارے تہذیب اور تمدن، رسم و رواج، جاگیر دار اور سرمایہ دار نوکر اور غلام کو کمتر اور حقیر حیوانات کی طرح دیکھتے ہیں وہاں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ غریب اور نادار ملازم امیر مالک کیساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھا سکے پھر انہیں ساتھ بٹھانا تو بڑی بات ہے۔ وہاں تو اتنی فرعونیت ہے کہ غریب شخص مالدار کیساتھ ایک چارپائی پر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ خان اور زمیندار اوپر چارپائی میں بیٹھا ہوتا ہے اور غریب کسان و کاشتکار نوکر خادم نیچے غلاموں کی طرح زمین پر بیٹھا ہوتا ہے اور وہ آنکھ اٹھا کر زمیندار کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔

سندھ اور بلوچستان میں غریب اور نادار لوگوں کا یہی حال ہے۔ سندھ میں ہاریوں کے ساتھ ہزاروں سال سے غلاموں جیسا ذلت کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ سرحد کے خان اور بلوچستان کے سردار کا یہی حال ہے۔ مگر اسلام مالک کو حکم دیتا ہے کہ تم اپنے نوکر و مزدور کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیا کرو اسکو اپنے ساتھ بٹھاؤ۔ اسکو حقارت کی نظر سے مت دیکھو اگرچہ وہ تمہارا خادم ہے۔ لیکن انسان ہے۔ غلاموں کو لوگ حیوانوں کی طرح دیکھتے تھے انکو مردہ شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ طالب علموں کو بھی حکم ہے اپنے خدمتگار کم عمر بچے اور شاگرد کو بھی اپنے ساتھ بٹھایا کرو۔ تم آرام سے سبق پڑھتے ہو، کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہوتے ہو اور وہ غریب چھوٹا بچہ لنگر سے بیاباہر محلہ سے تمہارے روٹی لاتا ہے۔ اور پھر تم انہیں جھڑکتے ہو اور غیر انسانی سلوک انکے ساتھ کرتے ہو۔

اسی طرح مدرسے کے ملازم نان بائی وغیرہ آپ لوگوں کیلئے کھانا تیار کرتے ہیں اس تیاری میں انکو کیسی تکلیف پہنچتی ہے انکی آنکھوں میں دھواں جاتا ہے گرمی اور آگ کی تپش کو برداشت کرتے ہیں یہ سب لوگ قابلِ قدر ہیں انکی قدر کرنی چاہیے۔

حدثنا سفیان بن اسماعیل بن ابی خالد عن ابیہ عن ابی ہریرۃ یخبر ہم بذلك عن النبی ﷺ۔ بعض نسخوں میں صرف ذلک مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اذا کفأ احدکم خادمہ طعامہ۔ آگے اسکی تفصیل ہے کہ حرہ و خانہ۔ یعنی جب تمہارا خادم تمہارے لئے کھانا تیار کرنے میں کافی ہو جائے تم بے فکر آرام سے بیٹھے ہو، وہ بازار سے آنا لائے پھر اسکو گوندھے اسکو پکانے آگ میں لت پت ہو جائے گرمی سے جل جائے آگ کی تپش اور دھوئیں کو برداشت کرے تو پھر آپ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر کھلا دیں وہ (نوکر) ہے شرمائے گا، جھجکے گا سماجی مظالم اور غلط قسم کے رسم و رواج کی وجہ سے تردد میں ہو گا وہ دل میں کہے گا اپنے آپ کو حقیر سمجھے گا اور اپنے کو مالک کیساتھ بیٹھنے کے قابل نہیں سمجھے گا مگر اب صرف زبانی نہیں بلکہ اسکو ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی ساتھ بیٹھائیں۔

اسلام کا مزدور کے ساتھ سلوک: یہ حدیث دنیا کو دکھاؤ دنیا ان باتوں کی تلاش میں ہے کہ اسلام نے انسانوں کو مظلوموں اور مزدوروں کے ساتھ کیا فلسفہ کیا سلوک اور کیا معاملہ پیش کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی بیٹھانے کا حکم دیتا ہے۔ کہ ارے دوست تکلف مت کرو میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں اور تم ایک ہی طرح کے انسان ہیں ہمارے درمیان کوئی ثقافت نہیں۔

فان ابی اہلی کے ضمیر فاعل میں دو احتمال ہیں (1) یا تو اسکا مرجع مالک ہے یعنی اگر مالک اسکو اپنے پاس بیٹھانے سے تردد کرے اسکو برا مانے کہ ساتھ بیٹھادے تو کم از کم نوکر کو اس کھانے سے ایک یا دو لقمہ دے دے۔ اس احتمال کی تائید حضرت جابر بن عبد اللہ کی ایک روایت سے ہوتی ہے جسکو امام احمد نے مسند میں ذکر کیا ہے۔ عن جابر امرنا ان ندعوه فان کرہ احدنا ان یطعم معہ فلیطعمہ فی یدہ۔ ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ ہم خدام کو کھانے پر

دعوت دیں اور اگر ہم سے کوئی انکے ساتھ کھانے کو ناپسند کرے اور نفس بالکل گوارا نہ کرے تو انکے ہاتھ ایک دو لقمہ دے دیں۔

(۲) دوسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر کا مرجع خادمہ ہے کہ یعنی اگر خادمہ نالک کیساتھ بیٹھنے سے انکار کرے تو آپ کم از کم ایک دو لقمے اسکو دے دیں۔

فلپا خذہ لقمہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں بعض میں لقمہ اور بعض لقمتین مروی ہے۔
(۳) ایک مطلب اسکا یہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ مسلم کی روایت سے ظاہر ہے کہ اگر کھانا کم ہو تو ایک دو لقمہ دے دیں اور اگر کھانا زیادہ ہو تو پھر یا تو اسکو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کریں۔ اور یا اسکو زیادہ کھانا دے دیں۔

اقوام متحدہ کا نام نہاد انسانی چارٹر اور کارل مارکس کے سبزیباغ ایسا کون کر سکتا ہے، کارل مارکس، لیلین اور سٹالن سوچ بھی نہیں سکتا امریکہ اور اقوام متحدہ جو حقوق انسانی کے نعرے لگاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔ ابھی تک افریقہ انکا غلام رہا۔ ساڑھے چار سو سال کے بعد انکو آزادی مل گئی اس طویل مدت میں دنیا کا بدترین اور ذلیل ترین سلوک انکے ہاتھوں انسانوں کیساتھ ہوتا رہا۔ جنوبی افریقہ کے باشندگان کو غلام بنایا گیا۔ سفید فام درندے سیاہ فاموں پر مسلط ہوئے انکو اپنے ٹکجنے میں رکھا سیاہ فام بچارے انکے ساتھ ایک میز میں بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے۔ انکے لئے سکول، کالج، ہسپتال الگ بنائے گئے حتیٰ کہ انکی لفٹ بھی الگ تھا۔ سیاہ فام کا چہ سفید فام کے بچے کیساتھ ایک کلاس میں نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اس ملک کے مالکان باہر دیہات سے ہر روز خدمت کیلئے شہر آتے تھے اور وہاں نالیاں صاف کرتے، گلی کوچوں میں جھاڑ دیتے، دفاتر کو صاف کرتے اور شام سے قبل شہر سے چلے جاتے تھے انکو حکم تھا کہ وہ رات یہاں نہیں گزار سکتے یہ ظلم سینکڑوں سال تک جاری رہا۔ یہ اس قوم کے مظالم ہیں جو اپنے آپکو مذہب کہتے ہیں حالانکہ سیاہ فام اس ملک کے اصل باشندے تھے اور سفید فام بے غیرت و بے حیاباہر یورپ، برطانیہ وغیرہ سے آئے ہوئے تھے اس جبری قبضہ میں کئی لاکھ انسان قتل ہوئے ہیں ان بچاروں کے ساتھ کتوں جیسا سلوک کیا گیا اور انکو گلی کوچوں میں ایسا بھگایا گیا جیسے کتے بھگائے جاتے ہیں۔

نیلسن مینڈیلانے بلاآخر آزادی دلا دی اور انہیں انسان کا درجہ ملا اور بھارت میں ہندوؤں کا یہی حال برہمن اوروں کو شور اور اچھوت سمجھتا ہے چھوت چھات اور ذات پات کی تفریق میں کمتر انسانوں کو جانوروں سے نجس انسان سمجھا جاتا ہے کوئی شور اور کم ذات کے ساتھ کھانا تو کہہ رہے ہیں۔ اور اسلام نے اعلان کیا کہ سیاہ کو سرخ اور سرخ کو سیاہ پر فضیلت نہیں اسی طرح عجمی کو عربی پر اور عربی کو عجمی پر کوئی برتری نہیں۔

کلکم بنو ادم و ادم من تراب تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ کتنی واضح بات ہے کوئی بھی تم میں سونے سے نہیں بنا تم سب کا خمیر مٹی ہی ہے اس مٹی سے پیغمبر فرعون اور ابولہب سب پیدا ہوئے ہیں ان سب کا سرشت ایک ہی ہے اور انجام بھی سب کا مٹی ہی ہے کالا ہے سفید ہے سدا ہے یا جو لاهاسب کا خمیر ایک ہی ہے۔ کوئی کی نہیں فضیلت اور برتری اور باتوں کے وجہ سے ہے۔ یہ سبق عملی طور پر حج الوداع کے موقع پر بھی کر چکا ہے۔ اقوام متحدہ کا کیا منشور ہو گا اور کیا بنیادی حقوق ہونگے یہ حقوق تو اسلام ۱۴ سو سال پہلے متعین کر چکا ہے۔

ان لوگوں نے جنوبی افریقہ کے ساتھ کیا کیا۔ ۱۶۵۰ء سے یہ معاملہ شروع ہوا تھا اور ۱۹۹۳ء تک چلتا رہا۔ کئی سو سال ان پر یہ حالات گذر گئے۔ امریکہ میں غلاموں کا کاروبار اب بھی مختلف شکلوں میں زور و شور سے جاری ہے۔

رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے غلام کو چاہے سیاہ فام کیوں نہ اپنے بچوں کی طرح اپنے ساتھ شریک کر دو چہ کو بھی لوگ قریب بیٹھایا ہی کرتے ہیں تو آپ انہیں ساتھ ہی بیٹھائیں۔ اور نوالہ لیکر انکو کھلائیں یہ ہیں حقوق انسانی جنکا اسلام درس دیتا ہے۔ ☆☆☆☆☆

عالم اسلام کے عظیم رہنما مفکر و متفکر اردو اور عربی کے صاحبِ فرزانہ، مشہور اعلیٰ دین ملازمت

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

کی تمام شاہکار تصنیفات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
فہرست کتب منت حاصل کریں۔ ناشر، فضل رفیق ندوی

فون: ۶۲۰۸۹۹ - ۶۲۱۸۱۶

مجلس شریات اسلام

۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴،